26106 ـ جهاد بالمال مالداروں پر فرض ہے

سوال

میں ایک مسلمان عورت ہوں الحمد للہ میں بہت مالدار ہوں، کیا مجھ پر واجب ہے کہ میں یہ مال ان مسلمانوں کو دوں جن کے علاقوں کو کفار اپنے قبضہ میں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اور وہ اپنی زمین کفار کے پنجہ سے چھڑانے کی جدوجہد کر رہے ہیں، اور انہیں قتل کیا جا رہا ہے، جیسا کہ شیشان اور اور فلسطین وغیرہ دوسرے مسلمان ملکوں میں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مسلمانوں پر پوری دنیا میں اپنے کمزور مسلمان بھائیوں کی مدد و نصرت کرنا فرض ہے.

ارشاد باری تعالی ہے:

مومن سب آپس میں بھائی بھائی ہیں الحجرات (10).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ تو وہ اس پر خود ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے ظلم کرنے کے لیے کسی دوسرے کے سپرد کرتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2442) صحیح مسلم حدیث نمبر (2580)

اور مسلم رحمہ اللہ نےایک حدیث میں یہ الفاظ زیادہ ذکر کیے ہیں:

" اور نہ ہی اسے ذلیل کرتا ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2546).

حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"اور نہ ہی وہ اسے کسی کے سپرد کرتا ہے"

یعنی وہ اسے اس شخص کے پاس نہیں چھوڑتا اور اس کے سپرد نہیں کرتا جو اسے تکلیف اور اذیت سے دوچار کرتا رہے، اور نہ ہی وہ اسے ایسے کام اور تکلیف میں چھوڑتا ہے جس سے اسے اذیت محسوس ہوتی ہو، بلکہ وہ اس کی مدد کرتا اور اس کا دفاع کرتا ہے...

اور بعض اوقات یہ واجب ہے، اور بعض اوقات مندوب، یہ حالات کے مطابق ہو گا. اھ

اور " النهاية " میں ہے کہ:

علماء رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے: ذلیل و رسوا کرنا یہ ہے کہ اس کی معاونت اور مدد کرنا ترك کر دی جائے، اور اس کا معنی یہ ہے کہ: جب وہ مسلمان شخص کسی ظلم وغیرہ کے روکنے میں مدد طلب کرتا ہے تو اس کی مدد کرنا ممکن ہونے اور کوئی شرعی عذر نہ ہونے کی صورت میں مدد کرنا ضروری ہے. اھ

شیشان اور فلسطین (کشمیر) فلپائن) وغیرہ دوسرے ملکوں میں جو کفار کے قبضہ اور کنٹرول میں ہیں یا ان علاقوں میں جہاں کفار کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یہاں دفاعی جہاد ہے، اور دفاعی جہاد کا حکم سوال نمبر (34830) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے اس لیے آپ اس جواب کا ضرور مطالعہ کریں.

اور اگر مسلمان شخص اپنے مسلمان بھائی کی مدد اپنی جان کے ساتھ کر سکتا ہو تو پھر اس پر ان کی مدد کرنا لازم ہے، اور اگر وہ مالدار ہو تو اسے ان کے ساتھ اپنے مال سے بھی جہاد کرنا چاہیے.

اور اسی طرح عورت پر بھی مال کے ساتھ جہاد کرنا واجب ہے.

کتاب اللہ میں جہاد بالمال کو جہاد بالنفس کے ساتھ ملا کر ذکر کیا گیا ہے.

ارشاد باری تعالی ہے:

تم ہلکے ہو پھر بھی نکلو، اور بوجھل ہو تو پھر بھی نکلو، اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرو، یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے اگر تم رکھتے ہو التوبۃ (41).

اور ایك دوسرے مقام پر فرمایا:

اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ تعالی کے راستے میں جہاد کرنے والےمومن اور بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں، اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ تعالی نے درجوں میں بہت

فضيلت دے ركھى ہے، يوں تو اللہ تعالى نے ہر ايك سے خوبى اور اچھائى كا وعدہ كر ركھا ہے، ليكن اللہ تعالى نے مجاہدين كو بيٹھ رہنے والوں پر بڑے اجر كى فضيلت دے ركھى ہے النساء (95).

اور ايك مقام پر اللہ سبحانہ وتعالى نے فرمايا:

جو لوگ ايمان لائے اور ہجرت كى اور اللہ كى راہ ميں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد كيا وہ اللہ تعالى كے ہاں بہت بڑے مرتبہ والے ہيں، اور يہى لوگ مراد پا جانے والے كامياب ہيں التوبۃ (20).

اور ايك مقام پر ارشاد ربانى ہے:

ايمان والے تو صرف وہى ہيں جو اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم پر ايمان لائے، پھر وہ كسى قسم كے شك ميں نہ پڑے، اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ كى راہ ميں جہاد كيا، يہى لوگ سچے ہيں الحجرات (15).

ابو داود رحمہ اللہ تعالى نے انس رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مشركوں سے اپنے مالوں اور اپنى جانوں اور اپنىزبانوں سے جہاد كرو"

صحيح ابو داود حديث نمبر (2186).

يہ حديث جہاد بالنفس كے وجوب كى دليل ہے، يعنى خود بنفس نفيس كفار كے مقابلہ ميں نكلا جائے، اور يہ حديث جہاد بالمال كى دليل بھى ہے، يعنى مال كو جہاد كے اخراجات اور اسلحہ وغيرہ كى خريدارى اور جہاد پر جانے والوں كى ضروريات پورى كى جائيں.

اور يہ حديث لسانى جہاد كى دليل بھى ہے، كہ ان كفار كے خلاف مضامين لكھے جائيں اور انہيں اللہ تعالى كى دعوت دى جائے، اور ان كے خلاف حجت قائم كى جائے، اور مقابلے اور لقاء كے وقت آوازيں نكال كر اور انہيں ڈانٹ ڈپٹ كر زبانى جہاد كيا جائے، يعنى ہر وہ كام جس ميں دشمن كو تكليف اور اذيت اور شكست ہو. اھـ

امام شوكانى رحمہ اللہ تعالى اپنى كتاب" نيل الاوطار" ميں كہتے ہيں:

اس ميں كفار كے ساتھ مال، ہاتھ، زبان كے ساتھ جہاد كرنے كے وجوب كى دليل ملتى ہے، اور جہاد بالمال اور جہاد بالنفس تو قرآنى حكم كے مطابق كئى اسك مقامات سے ثابت ہے، جو ظاہرا وجوب پر دلالت كرتا ہے. اھ

ديكھيں: نيل الاوطار (8 / 29).

اور شيخ الاسلام ابن تيميۃ رحمہ اللہ تعالى " الاختيارات" ميں لكھتے ہيں:

جو شخص بدنی جہاد کرنے سے عاجز ہو، اور جہاد بالمال کی قدرت و استطاعت رکھتا ہو اس پر جہاد بالمال کرنا واجب ہے، لهذا مالداروں پر اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرنا واجب ہے.

اور اس بنا پر عورتوں پر بھی اگر ان کے پاس مال ہے تو ان کا مال سے جہاد کرنا واجب ہے، اور اسی طرح چھوٹے بچوں کے اموال میں اگر اس کی محتاج ہوا جائے تو پھر جیس طرح نفقات اور زکاۃ واجب ہوتی ہے.

لیکن اگر دشمن حملہ آور ہو جائے تو پھر کسی قسم کے اختلاف کی کوئی وجہ ہی باقی نہیں رہتی، کیونکہ دین، جان، اور حرمت سے ان کے ضرر کو دور کرنا اور روکنا بالاجماع واجب ہے. اھ

دیکھیں: الاختیارات (530)

اور اللہ تعالی کی راہ میں مال خرچ کرنا صدقات میں سب سے افضل اور زیادہ اجروثواب کا باعث ہے، اور پھر اللہ تعالی نے تو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے شخص کے ساتھ اجر جزیل کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں، اور اللہ تعالی جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دے، اور اللہ تعالی کشادگی والا اور علم والا ہے البقرة (261).

سعدی رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں کہتے ہیں:

جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں

یعنی: اس کی اطاعت و فرمانبرداری اور اس کی رضامندی کے حصول کے لیے، اور ان سب سے اولی جہاد فی سبیل اللہ میں مال خرچ کرنا ہے.

اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں

اس مثال میں یہ اضافہ کی یہ صورت اور تصویر لانا ایسے ہی جیسے کہ بندہ اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کر رہا ہے، اور وہ اجروثواب میں اس زیادتی کا اپنی بصیرت کے ساتھ بھی مشاہدہ کرتا ہے تو ایمان کا گواہ اس کے ساتھ مل کر قوت اختیار کرتا ہے، تو نفس خرچ کرنے کے لیے تیار ہوتا، اور اس کی اجازت دیتے ہوئے اس اجر جزیل اور احسان عظیم کے زیادہ ہونے کی امید وابستہ کرتا ہے.

اور اللہ تعالی زیادہ کرتا ہے

اجروثواب میں یہ زیادتی اور اضافہ

جس کے لیے چاہتا ہے

یعنی: خرچ کرنے والے کی حالت اور اس کے اخلاص اور صدق و سچائی کے مطابق، اور خرچ کی گئی رقم اور چیز کی حالت، اس کی حلت، اور اس کے فائدہ، اور وقوع اوراس کی موقع کے مطابق.

اور یہ بھی احتمال ہے کہ اور اللہ تعالی اضافہ کرتا ہے

اس سے بھی زیادہ اضافہ

جس کے لیے چاہے

تو انہیں ان کا اجروثواب بغیر حساب عطا کردے.

اللہ تعالی بڑی کشادگی کا مالك ہے

فضل اور وسیع عطا والا لھذا خرچ کرنے والے شخص کو واہمہ نہ ہو کہ اس اضافہ میں ایك قسم کا مبالغہ پایا جاتا ہے، کیونکہ اللہ تعالی کے سامنے کوئی چیز بڑی نہیں ہو سکتی، اور نہ ہی اس کی کثرت عطا سے کسی چیز میں کوئی کمی ہو سکتی، اور باوجود اس کے

وہ علم والا بھی ہے

اسے جانتا ہے جو شخص اس اضافہ کا مستحق ہے، اور کون شخص اس کا مستحق نہیں، تو وہ اپنی کمال حکمت اور کمال علم سے اس اضافے کو اس کی صحیح جگہ پر رکھتا ہے. اھ

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ دشمنوں کے مقابلے میں مسلمانوں کی مدد و نصرت فرمائے.

واللہ اعلم .